حضرت مولانا پیر محمد یعقوب ہاشمی
شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

دارالافتاء

تمباکو نوشی کی حلّت و حرمت؟

سوال: حقّہ، سگریٹ کی حلت و حرمت کے بارے اہلِ علم کی کیا رائے ہے؟

(طلباء جامعہ علوم اثریہ، جہلم)

جواب: حقّہ، سگریٹ میں استعمال ہونے والا پودا (تمباکو) شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ کی تحقیق میں گیارہویں صدی کے پہلے عشرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اس سے پہلے اس کا وجود نامعلوم ہے۔ لیکن ابوالحسن مصری حنفی کے خیال میں اس کا حدوث دسویں صدی کے آخر سے تعلق رکھتا ہے۔

"فتوىٰ فی حکم شرب الدّخان" لسماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم میں مؤلف نے ابوالحسن مصری صاحب کا قول یوں نقل کیا ہے:

"وکان حدوثہ فی حدود الألف، واول خروجہ بارض الیھود والنصارٰی والمجوس، واتی بہ رجل یھودی یزعم انہ حکیم الیٰ ارض المغرب ودعا النّاس الیہ، واوّل من جلبہ الی البر الرومی رجل اسمہ الا فلکین من النصارٰی"

"یعنی اس کا وجود دسویں صدی کے اختتام سے قبل ہے۔ اور سب سے پہلے اس کا وجود یہود، نصاریٰ اور مجوسیوں کے علاقہ میں پایا گیا۔ اس کے بعد افریقہ کے مغربی حصہ میں ایک یہودی اس پودے کو لایا اور اپنے آپ کو حکیم ظاہر کرتے ہوئے علاج معالجہ کی غرض سے اس نے لوگوں کو اس کے استعمال کی دعوت دی۔ لیکن علاقہ روم کی طرف اس کو لانے والا افلکین نامی ایک نصرانی تھا۔"

اس کے بعد مجوسی اسے سوڈان میں لاتے ــــ پس پھر کیا تھا آہستہ آہستہ مصر، حجاز

اور دنیا کے تمام علاقوں میں پھیل گیا حتیٰ کہ شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو، جہاں اس کا استعمال کسی نہ کسی حیثیت میں نہ ہوتا ہو۔ بعض ممالک میں اس کا استعمال اس قدر زیادہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں روزانہ سگریٹ بنتا ہے اور اسی حساب سے لاکھوں انسان یومیہ اس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے بھی اس کے مضر اثر سے نہ بچ سکے۔

تعریف و شناخت

اطبا ر متاخرین نے اس کی شناخت یوں بیان کی ہے:

"هو نبات حشیشی مخدّر مرّ الطّعم"۔

"فیه مادة، تسمّی نیکوتین"۔" وهی من اشدّ السّموم فعلاً"۔

"یہ ایک کڑوا دماغ پر چھا جانے والا پودا ہے"۔ "اس میں ایک زہریلا مادہ ہے، جسے نیکوتین کہا جاتا ہے"۔ "یہ ایک نہایت موثر زہریلا مادہ ہے"۔

جیسا کہ دیکھنے میں آیا ہے، اس کا استعمال تین طریقوں پر ہے:

۱۔ منہ میں چبانے سے، اس کا یہ استعمال انسانی صحت کے لیے زیادہ مضر ہے، جس سے اس کا زہریلا مادہ انتڑیوں تک بڑی آسانی سے پہنچ کر بدن کے اعضاب کو کمزور کر دیتا ہے۔

۲۔ اس کا دوسرا استعمال پیس کر ناک کے ذریعے استنشاقاً ہے (یعنی ناک میں اسے چڑھانا) اس میں بھی نقصان ہی نقصان ہے۔ کیونکہ زہریلا مادہ یوں بھی انسانی بدن میں داخل ہوتا ہے جو اپنا مضر اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۳۔ اس کا تیسرا استعمال تدخین ہے، خواہ بذریعہ حقہ یا بذریعہ سگریٹ، اس کا یہ استعمال زیادہ اور کثیر ہے، لیکن سگریٹ کا حقہ کی نسبت زیادہ۔ کیونکہ سگریٹ حقہ کی نسبت آسان ہے اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب بھی! —— نیز اس کا یہ استعمال ایک فیشن اختیار کر چکا ہے اور اس میں بھی صحتِ انسانی کے لیے خطرہ ہی خطرہ ہے، جس سے نیکوتین کے زہریلے اجزا پھیپھڑوں تک پہنچ کر پھیپھڑوں کا سرطان پیدا کرتے ہیں۔ ٹی۔بی کے عمل میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کھانسی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، جس سے بلغم خارج ہوتی ہے۔ اس مسلسل عمل سے سینے کے خون کی رگیں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ سینے کی سانس کی نالیوں میں زنگار سا لگ جاتا ہے، جس سے آہستہ آہستہ سانس میں رکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح کا زنگار دل کی

نالیوں میں بھی پیدا ہونے لگتا ہے جس سے کئی طرح کی دل کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور جن کا علاج مزید مشکل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

اس کا زیادہ استعمال، فوراً یا تدریجاً، ہلاکت تک پہنچاتا ہے ـــــ شیخ محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو بھائیوں نے اس شرط پر کہ کون زیادہ سگریٹ پی سکتا ہے، سگریٹ پینے شروع کیے تو ایک نے سترہویں سگریٹ پر جان دے دی اور دوسرے نے اٹھارہویں پر، ذرا غور فرمائیے کہ یہ پودا کس قدر نقصان دہ ہے؟

اس کی تعریف اور شناخت نیز نقصان کا علم ہونے کے بعد اس کے حکم شرعی کا علم بھی ضروری ہے کہ آیا اس کا استعمال جائز اور درست ہے یا نادرست؟

حکم شرب الدخان

قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ارشاد ہوا:

”وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ـــــ الآية“ (الاعراف: ۱۵۷)

کہ آپؐ ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزیں حرام۔“

قرآنِ مجید ہی میں ہے:

”اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ“ (الاسراء: ۲۷)

”فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں۔“

نیز فرمایا:

”وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔“ (الاعراف: ۳۱)

”کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔ بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی۔ ایک تو اس کی خباثت واضح ہے، دوسرے اس سے منہ کی بدبو، اس کا مضرِ صحت ہونا، نیز اسراف کے علاوہ اس میں کوئی مفید چیز نظر نہیں آ رہی۔ ایک عادی سگریٹ نوش دو اڑھائی روپے سے لے کر بیس روپے یومیہ تک کے سگریٹ پی جاتا ہے۔ مستقبل

میں مزید اضافہ کا امکان ہے۔

اس قدر بے جا خرچ کوئی عقلمند انسان تو کر نہیں سکتا۔ وہ تو اپنے مصارف پر بار بار غور کرتا ہے، اور جہاں تک ممکن ہو، انہیں کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بالخصوص اگر کوئی ناجائز اور نادرست مصرف ہو تو وہ اس سے فوراً پرہیز کرتا اور مجتنب ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی اسراف سے نہیں بچتا تو پھر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ وہ شیطان کے زیرِ اثر ہے۔

احادیث میں بھی اس کے بارے مواد ملتا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رض بیان فرماتے ہیں،

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام۔" (صحیح بخاری)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام!"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

"کل مسکر حرام وما اسکر الفرق منہ فملئ الکف منہ حرام۔" (ابو داؤد، ترمذی)

"یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کے ایک "فرق" (تین صاع) سے مستی آتی ہو، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔"

جبکہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رض فرماتی ہیں:

"نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔" (مسند احمد، ابو داؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور، مفتر چیز سے منع فرمایا۔"

مذکورہ تینوں روایات میں جس چیز کی حرمت کی نشاندہی کی گئی ہے، وہ مسکر اور مفتر شئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تمباکو میں سکر اور فتور موجود ہے یا نہیں؟ —— اگر نہیں تو ٹھیک، لیکن اس کا عدمِ فتور ثابت کرنا ہوگا —— اور اگر ہے تو پھر اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہ ہوگا۔

تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس میں سکر، فتور اور صحتِ انسانی کے لیے نقصانات

کے علاوہ مالی نقصانات بھی موجود ہیں ـــــ شیخ محمد بن ابراہیم اپنے کسی دوست استاذ مصطفیٰ الحمامی کا تجربہ ان کے اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دن کسی طالبعلم کے ساتھ جا رہا تھا، اس نے راستے میں کسی سگریٹ فروش سے دو سگریٹ خریدے۔ ایک کو اس نے سلگایا اور مجھے قسم دیتے ہوئے اسے پکڑنے اور استعمال کرنے کو کہا۔ میں نے سگریٹ پکڑ لی اور کش لگائے، لیکن دھوئیں کو اندر دل و دماغ تک نہ جانے دیا۔ طالب علم کو پتہ چلا تو اس نے مجھے زور دے کر دھواں نگلنے کو کہا۔ جب میں نے دھوئیں کا ایک کش نگلا، تو بس پھر کیا تھا، زمین ایسے گھومنے لگی جیسے مغزل (چرخے کا تکلا) گھومتا ہے۔ میں نے فوراً زمین پر بیٹھ جانے میں ہی عافیت سمجھی، حتیٰ کہ بڑی مشکل سے یہ طالبعلم ساتھی کسی سواری پر سوار کر کے مجھے گھر لایا۔ دوسرے دن شام مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دوستوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا، سگریٹ کے ابتدائی استعمال میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

اس کے بعد اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جب ایک کش میں انسان کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے تو سینکڑوں اور ہزاروں کشوں میں سگریٹ نوشوں کو کیوں کر نقصان نہ پہنچتا ہوگا؟"

بہر حال ابتداءً اس کے استعمال سے انسان کا چکرا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں سکر اور فتور موجود ہے۔ اور یہی اس کی حرمت کا سبب ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ عادی انسان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حرام نہ ہو۔ کیونکہ عادی ہو جانے پر شرابی کو بھی ممکن ہے شراب سے اس قدر نشہ نہ ہوتا ہو، جس سے وہ زمین پر گر جائے۔ تو پھر کیا شراب کو حلال کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

سکر اور فتور تو اس کے اندر اتنا موجود ہے کہ اس کے استعمال سے ابتداءً چکر، زمین پر گرنا اور رقے آنے لگتی ہے۔ جبکہ بعد میں عضلات اور اعصاب کی کمزوری کے ساتھ بدہضمی، بھوک کا کم لگنا، نظر کا کمزور ہو جانا، منہ میں بدبو کا پیدا ہو جانا، خونی حراروں میں سمیت کے پیدا ہو جانے سے چہرے کی رنگت میں نمایاں فرق کا پیدا ہو جانا، ہونٹوں اور ہاتھ کی انگلیوں میں جن سے انسان سگریٹ یا حقہ پکڑتا ہے سرخ اور سیاہ نشان کا لگ جانا یہ ایسے امور ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اس کی حرمت پر ائمہ اور فقہاء کی آراء درج ذیل ہیں :

"تمباکو، جس کی پیداوار دمشق (شام) میں سنہ ایک ہزار پندرہ میں ہوئی، اس کے استعمال کرنے والے کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مسکر نہیں۔ اگر اس کی بات تسلیم کر لی جائے تو اس کے مفتر ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کا مفتر ہونا بھی حدیث امام احمدؒ کے پیش نظر موجب حرام ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔"

۲۔ فقہاء حنابلہ میں سے شیخ عبداللہ بن شیخ محمدؒ بن عبدالوہاب فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل علم کے منقول کلام سے تمباکو کی حرمت واضح ہے، جس کا استعمال فی زمانہ زیادہ ہو چکا ہے۔ اور مشاہدہ، نیز تواتر کی حد تک خبروں سے اس کا بعض اوقات میں مسکر ہونا ثابت ہو چکا ہے۔"

۳۔ فقہاء مالکیہ میں سے شیخ خالد بن احمدؒ فرماتے ہیں:

"تمباکو استعمال کرنے والے انسان کی امامت جائز نہیں اور نہ ہی تمباکو نیز مسکر اشیاء کی تجارت جائز ہے۔"

۴۔ فقہاء حنفیہ میں سے شیخ محمد العینیؒ نے اپنے رسالہ "تحریم التدخین" میں اس کی حرمت کی چار وجہیں بیان فرمائی ہیں:

پہلی وجہ کہ یہ مشہور، قابلِ اعتماد طبیبوں کے ہاں صحتِ انسانی کے لیے مضر ہے۔ اور جو چیز صحت کے لیے مضر ہو، اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہوتا ہے۔ دوسری وجہ اس کا مخدر ہونا ہے تیسری وجہ اس کی بدبو ہے، جس سے اس کے استعمال نہ کرنے والوں کو ایذا پہنچتی ہے ___ خصوصاً مقاماتِ صلوٰۃ میں ___ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ:

"من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا ولیعتزل مسجدنا و لیقعد فی بیتہ۔"

"یعنی کچا تھوم یا پیاز کھانے والا ہم سے اور ہماری مسجد سے کنارہ کش، اپنے گھر ہی میں رہے۔"

چوتھی وجہ اس میں پایا جانے والا اسراف ہے ___ تدخین نہ صرف بلا نفع عمل

ہے، بلکہ اس میں تجربہ کار لوگوں کے نزدیک سراسر ضرر اور نقصان بھی ہے۔

فقہاء اور اہلِ علم جن کے ہاں اس کی حرمت ثابت ہے، کی ان آراء کے بعد ہم ردّالمحتار کی اس عبارت کا ترجمہ بھی نقل کرتے ہیں، جس کا سگریٹ استعمال کرنے والے بطورِ حجت سہارا لیتے ہیں:

"شیخ علی اجہوریؒ نے تمباکو کی حلت میں ایک رسالہ لکھا، جس میں انھوں نے بیان کیا کہ اس کی حلت میں مذاہبِ اربعہ میں سے قابلِ اعتماد اہلِ قلم نے فتویٰ دیا ہے ـــــ میں کہتا ہوں کہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی نے بھی اس کی حلت پر ایک رسالہ "الصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان" کے نام سے لکھا ہے، جس میں انہوں نے حرمت و کراہت کے قائلین کی خوب خبر لی ہے۔ اور کہا ہے کہ حرمت و کراہت دو ایسے حکم ہیں جن کے لیے دلیلِ شرعی کا ہونا ضروری ہے، لیکن ایسی کوئی دلیل موجود نہیں۔ کیونکہ اس کا سکر، فتور اور ضرر ثابت نہیں، بلکہ یہ ایک مفید شی ہے جو قاعدہ "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ" میں داخل ہے۔

اور اگر بالفرض کسی انسان کے لیے یہ مضر بھی ہو تو اس سے اس کی تمام لوگوں کے لیے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً شہد صفراوی انسان کے لیے مضر ہونے کے باوجود دوسرے انسانوں کے لیے موجبِ شفا ہے۔ تو کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ شہد چونکہ صفراوی انسان کے لیے مضر ہے، لہٰذا یہ تمام انسانوں کے لیے مضر اور نقصان دہ ہے؟ جبکہ قرآنِ مجید اسے "شفاء للناس" قرار دیتا ہے۔ ایسے ہی تمباکو بھی بعض کے لیے مضر ہونے کے باوجود ہر ایک کے لیے مضر نہیں، تو پھر وہ حرام کیوں ہو؟" (ردّالمحتار جلد ۵ ص۳۲۶)

لیکن اس عبارت میں تین باتیں محلِ نظر ہیں۔ جب تک وہ ثابت نہ ہو جائیں، اس وقت تک سارا کلام ہی بے معنی اور غیر مفید ہے:

۱۔ تمباکو کا سکر اور فتور ثابت نہیں۔

۲۔ "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ"۔

۳۔ تمباکو کا بعض کے لیے نقصان دہ ثابت ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ یہ تمام انسانوں

کے لیے حرام ہو۔

عبد الغنی صاحب نابلسی کی پہلی بات نفس الامر اور واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ پیچھے اس کا سکر، فتور اور ضرر رہم ثابت کر چکے ہیں۔ دینی اعتبار سے بھی اس کا استعمال عبادات اور اچھے امور سے روکتا ہے۔ جبکہ بدنی اعتبار سے قوت ونظر کی کمزوری، بدہضمی، قلبی اور اعصابی بیماریاں، نیز کھانسی، ضیق النفس اور سرطان ریہ جیسی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔

دوسری بات "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ" کا ضابطہ بھی ہر شئی سے متعلق نہیں، اس کا تعلق صرف مفید اشیاء سے ہے۔ تمباکو کے نقصانات ثابت ہیں، لہٰذا یہ کیسے مباح ہو سکتا ہے؟

مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری "فتاوی نذیریہ" میں اس مسئلہ کے بیان کے آخر میں لکھتے ہیں کہ:

"تمباکو مضر صحت ہے۔ بندی کا اس کے استعمال سے دماغ چکرا جاتا ہے اور ایسے اشیاء، زمین و آسمان کے درمیان گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔"

عبد الغنی نابلسی صاحب کی تیسری بات اپنی جگہ پر درست ہے، لیکن تمباکو کا نقصان ہر پینے والے انسان کے لیے ثابت ہے۔ مذکورہ نقصانات میں سے وہ کونسا نقصان ہے جو ہر پینے والے کو نہ پہنچتا ہو؟ بلکہ جو بھی تمباکو استعمال کرتا ہے، خواہ اس کے استعمال کی کوئی بھی صورت ہو، اُسے اس کا نقصان ضرور پہنچتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کبھی انسان کی قوتِ غریزیہ نقصان اور تکلیف دہ شئی پر قابو پالے اور وہ کچھ دیر کے لیے ظاہر نہ ہو۔ ورنہ تمباکو کی تاثیر اپنی جگہ نقصان دہ ہی ہے۔

نابلسی صاحب کی بیان کردہ تینوں چیزیں جب ثابت نہیں، تو پھر تمباکو کی حلت کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟ نیز اس کے فوائد میں سے انہوں نے کوئی ایک آدھ فائدہ بھی بیان نہیں فرمایا۔

ہاں اس کے استعمال کرنے والے جو اس کے فوائد بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا استعمال موجبِ اجتماع ہے۔ یعنی کچھ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا افیون اور شراب کا استعمال بھی موجبِ اجتماع ہے یا نہیں؟ "یقیناً موجبِ اجتماع ہے! تو پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ شراب حرام نہیں؟ اجتماع اور عدمِ اجتماع

کسی چیز کی حلت و حرمت کی کوئی دلیل نہیں۔
نابلسی صاحب کا یہ کہنا کہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں، یہ بھی صحیح نہیں، اس کی حرمت کے دلائل سابقہ کلام میں مذکور ہیں۔
تمباکو اور دیگر نشیات کا استعمال دراصل انسان کی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے قدرت کے بہترین نظام کی بدترین مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ناقص خوراک کے ناقص اجزاء سے خون کو پاکیزہ اور صاف ستھرا رکھنے کے لیے پھیپھڑوں کو متعین کر رکھا ہے کہ وہ سانس کے ساتھ ساتھ مضرِ صحت اجزاء کو بھی انسانی جسم سے باہر دے پھینکیں۔ جب انسان سانس لیتا ہے، تو اس کے ساتھ ناقص، مضرِ صحت جراثیم بھی باہر آتے ہیں اسی لیے شریعت نے کسی بھی مائی شیٔ کے پیتے وقت برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو پیچھے ہٹا لیا جائے، کہیں اندر سے باہر آنے والے مضر جراثیم دوبارہ جسم کے اندر نہ چلے جائیں۔
اب اگر کوئی انسان مضرِ صحت اشیاء سے بچنے کی بجائے اُسے جسم میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا تو اس سے نظامِ قدرت کی یقیناً مخالفت لازم آئے گی۔ اطباء اور ڈاکٹروں کی تحقیق میں تمباکو کے اندر ایک جزء نکوٹین بھی ہے جو نہایت ہی مضر قسم کا زہر ہے۔ اب اگر کوئی انسان مسلسل تمباکو کا استعمال کرتا ہے تو کب تک قدرت کا پیدا کردہ نظام صحیح رہ سکتا ہے؟ ایک نہ ایک دن پھیپھڑے عاجز آجائیں گے، یا خود کسی بیماری کا شکار ہو جائیں گے۔ بالآخر مختلف بیماریوں سے گزرتا ہوا انسان، سل، دق اور پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہو سکتا ہے۔
اسی لیے ڈاکٹروں نے اس کے استعمال سے بچنے کی بڑی ترغیب دلائی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی ممالک اور خود ہمارے ملک میں بھی سگریٹ کی ہر ڈبیہ پر حکومت کی جانب سے "مضرِ صحت" کے الفاظ لکھنے کی پابندی ہے۔
ڈاکٹر ڈیمونڈ نے ۱۹۱۹ء تا ۱۹۳۰ء تک کئی ہزار ایسے انسانوں پر تحقیق کی، جن میں ضرورت سے زیادہ سگریٹ پینے والے، اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے والے اور جو بالکل استعمال نہ کرنے والے تھے۔ بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ:
(ترجمہ) "تمباکو کا استعمال انسانی زندگی پر کافی اثر رکھتا ہے، جس سے انسان کی زندگی

میں کمی آجاتی ہے ـــــ نہ استعمال کرنے والوں کی عمر معتدل استعمال کرنے والوں کی بہ نسبت زیادہ، اور اعتدال سے استعمال کرنے والوں کی عمر زیادہ استعمال کرنے والوں کی بہ نسبت زیادہ" (فتویٰ علامہ عبدالرحمان بن ناصر سعدیؒ)

شیخ عبدالرحمان بن ناصر فرماتے ہیں:

"انه يحتوي على مادة سامة اذا وضع منها نقطتان في فم الكلب مات في الحال، وخمس نقاط منها تكفي بقتل جمل"

"یعنی اس کے اندر اس قدر زہریلا مادہ موجود ہے کہ دو قطرے کتے کے منہ میں رکھنے سے وہ فوراً مر گیا۔ اور اونٹ کی ہلاکت کے لیے اس کے پانچ قطرے ہی کافی ہیں"

برطانیہ کے ڈاکٹروں کی مجلس کا کہنا ہے کہ ایک سگریٹ کے استعمال سے انسان کی صحت اور عمر میں چار سیکنڈ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس حساب سے اگر کوئی انسان دو ڈبیہ (چالیس سگریٹ) یومیہ استعمال کرتا ہے تو اس کی صحت میں چار منٹ کا اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔

برطانیہ میں ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق سگریٹ کے استعمال سے پچیس ہزار ایسے انسان وفات پا جاتے ہیں، جن کی عمر ابھی پچیس تا پینسٹھ سال ہوتی ہے۔

واشنگٹن میڈیکل سروے کے مطابق جو لوگ سگریٹ استعمال نہیں کرتے، ان کا عارضۂ قلب میں ابتلاء استعمال کرنے والوں کی بہ نسبت پچاس فی صد کم ہے۔

("نوائے وقت" ۱۵ جون ۱۹۸۱ء)

"کل مسکر و مفتر حرام" کے عمومی حکم، نیز تمباکو کے مالی، بدنی نقصانات کے باوجود اگر کوئی اس کی حرمت کے لیے نصِ خاص کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ اس کی کوتاہ نظری اور عدمِ تفکر کا نتیجہ ہے۔ ورنہ عقل مند اور صحیح الفطرت انسان کے لیے مذکورہ دلائل اس کے ناجائز ہونے کے لیے کافی ہیں۔